سوال

(706) مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے کتنی دیر بعد اپنی جگہ سے اٹھیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنن نسائی کی کتاب الافتتاح کے باب النہی عن مبادرۃ الإمام بالانصراف من الصلوۃ میں اس حدیث کا مفہوم کیا ہے کہ جب امام سلام کے بعد فارغ ہوکر مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھ جائے، کیا اس کے بعد مقتدیوں کو پھرنا چاہیئے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ امام کے مکمل سلام پھیرنے سے قبل مقتدی کو نماز سے فراغت حاصل نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس کی پیروی میں ہی نماز سے فارغ ہونا ضروری ہے، امام پس سبقت کرنا منع ہے۔ یہاں انصراف کا تعلق نماز سے بعد والی حالت کے ساتھ نہیں بلکہ سلام پھیرنے کی حالت مقصود ہے۔ اس کی بنیاد یہ ہے کہ نفس حدیث میں رکوع، سجود اور قیام کے ساتھ ہی اِنصراف کا ذکر ہے۔ مسئلہ چونکہ آپ نے مقتدیوں کی طرف متوجہ ہوکر بتایا تو بظاہر یہ شبہ پڑھتا ہے کہ شاید مقتدیوں کو امام کی بالا کیفیت میں اٹھ کر جانا چاہیئے لیکن مراد یہ نہیں کیونکہ سلام پھیرنے کے بعد مقتدی اقتدا سے مکمل طور پر آزاد ہوجاتا ہے۔ اقتداء کا ادنٰی شبہ بھی باقی نہیں رہتا کہ مقتدی کو نماز سے فراغت کے بعد امام کے ان کی طرف منہ پھیرنے تک بیٹھنے کا پابند بنایا جاسکے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:596

محدث فتویٰ